جلد ۳۴ | ۲۵ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۵ ھ | ۲۵ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۹۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالٰے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج سے تعلیم الاسلام کالج میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان شروع ہوا۔ جناب مسٹر ڈھارا سنگھ صاحب خالصہ کالج امرتسر سپرنٹنڈنٹ ہیں اور اخوند صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔

کل بروز جمعرات بعد نماز عصر بیرک لیس نیات کلاس میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مسجد اقصیٰ میں ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم کا لطیف موازنہ

اعجاز کی خوبی اور وجہ تو یہی ہے کہ ہر قسم کی رعایت کو زیر نظر رکھے۔ فصاحت اور بلاغت بھی ہاتھ سے جانے نہ دے۔ صداقت اور حکمت کو بھی نہ چھوڑے۔ یہ معجزہ صرف قرآن شریف ہی کا ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہے اور ہر پہلو سے اپنے اندر اعجازی طاقت رکھتا ہے۔ انجیل کی طرح محض زبانی ہی جمع خرچ نہیں کہ "ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔" یہ لحاظ اور خیال نہیں کہ ایسی تعلیم حکیمانہ فعل سے کہاں تک تعلق رکھتی ہے۔ اور انسان کی فطرت کا لحاظ اس میں کہاں تک ہے۔ اس کے مقابل میں قرآن کریم کی تعلیم پڑھیں گے تو پتہ لگ جائیگا کہ انسان کے خیالات اس طرح ہر پہلو پر قادر نہیں ہوسکتے اور ایسی مکمل اور بے نقص تعلیم جیسی کہ قرآن شریف کی ہے زمینی دماغ اور ذہن کا نتیجہ نہیں ہوسکتی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارے روبرو ایک ہزار مسکین آدمی ہوں۔ اور ان میں سے ہم چند ایک کو کچھ دیدیں اور باقی کا خیال تک بھی نہ کریں۔ ایسا ہی انجیل ایک پہلو پر پڑی ہے۔ باقی پہلوؤں کا اسے خیال تک بھی نہیں۔ ہم یہ الزام انجیل پر نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ یہودیوں کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے جیسی ان کی استعدادیں تھیں انہیں کے موافق انجیل آئی "جیسی روح ویسے فرشتے" اسمیں کسی کا کیا قصور؟

اسکے علاوہ انجیل ایک قانون ہے مختص المقام والزمان اور مختص القوم جیسا کہ انگریزی قوانین مختص المقام اور مختص الوقت نافذ کر دیا کرتے ہیں۔ جنکا بعد از وقت کوئی اثر نہیں رہتا۔ اسی طرح انجیل بھی ایک مختص قانون ہے عام نہیں۔ مگر اس کے خلاف تعلیم قرآنی کا دامن بہت وسیع ہے۔ وہ قیامت تک ایک ہی لاتبدیل قانون ہے۔ اور ہر قوم اور ہر وقت کے لئے ہے۔ چنانچہ خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ وان من شیئٍ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدرٍ معلوم (پ۱۴) یعنی ہم اپنے خزانوں میں سے بقدر معلوم نازل کرتے ہیں۔ انجیل کی ضرورت (صرف) اسی قدر تھی۔ اس لئے انجیل کا خلاصہ (صرف) ایک صفحہ میں آسکتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کی ضرورتیں تھیں سارے زمانہ کی اصلاح۔ قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔ انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا۔ تا شرعی حدود اور احکام کیساتھ مرحلہ طے ہو۔ اور پھر با خدا انسان بنانا۔ گو یہ لفظ مختصر ہیں۔ مگر انکے ہزارہا شعبے ہیں۔ چونکہ یہودیوں۔ طبیعیوں۔ آتش پرستوں اور مختلف اقوام میں بد روشی کی روح کام کر رہی تھی۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باعلام الٰہی سب کو مخاطب کر کے فرمایا یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (پ۹) اسلئے ضروری تھا۔ کہ قرآن شریف ان تعلیمات کا جامع ہوتا جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں۔ اور ان تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا۔ جو آسمان سے مختلف اوقات میں مختلف نبیوں

ایڈیٹر۔ غلام نبی۔ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۵ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش

مولانا ابوالکلام آزاد اور ہندو

(از ایڈیٹر)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وزارتی مشن کی آمد پر جو مشورہ اہل ہند کو دیا۔ اور جس میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے یہانتک فرمایا۔ کہ "میں چاہتا ہوں کہ ہندو اور مسلمانوں میں آزادانہ سمجھوتہ ہو جائے۔ اور یہ سوتیلے بھائی اس ملک میں سگے بنکر رہیں"۔ اسی میں افسوس کے ساتھ اس بات کا ذکر فرمایا۔ کہ مذہب کی تبدیلی کے متعلق کانگرس کا نظریہ آزادی کے صریح خلاف ہے۔ اور اس کے ثبوت میں اس خط وکتابت کا حوالہ دیا۔ جو حضور نے اس بارے میں کانگرس سے کرائی۔ اور جس سے ثابت ہو گیا کہ کانگرس کے نزدیک [illegible] ہندوم [illegible] پورپ [illegible] دستی والا ہے۔ جسے مسلمان کسی صورت میں تسلیم نہیں کر سکتے"۔

مذہب کے بارے میں ہندوؤں کے اس افسوسناک رویہ کی واضح ترین مثال کے طور پر اس نکتہ چینی کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو مولانا آزاد صدر کانگرس کے اس اعلان پر کی گئی ہے۔ جس میں انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے راستہ صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا آزاد نے نظریہ پاکستان کی انتہائی مذمت کرتے ہوئے اور اس مذمت کو اسلامی تعلیم سے تقویت دیتے ہوئے لکھا تھا:۔

"مجھے تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ لفظ پاکستان سنکر ہی میرا دماغ گوارا نہیں کر سکتا۔ پاکستان کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے کچھ حصے پاک ہیں۔ اور باقی ناپاک۔ پاک اور ناپاک علاقوں کا خیال کرنا بھی اسلام کے خلاف ہے۔ اور کٹڑ پنتھی برہمن مت کے مترادف ہے۔ جو آدمیوں اور ملکوں کو پاک اور ناپاک حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی تقسیم ہے۔ جو اسلامی سپرٹ کے خلاف ہے۔ اسلام کسی ایسی تقسیم کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ ہمارے پیغمبر نے فرمایا ہے۔ کہ خدا نے ساری دنیا کو میرے لئے مسجد بنا دیا ہے۔ مزید برآں ایسا دکھائی دیتا ہے۔ کہ پاکستان شکست خوردہ ذہنیت کا نشان ہے۔ اور یہودیوں کی مثال کو سامنے رکھ کر کھڑا کیا گیا ہے۔"

(پرتاپ ۷ اپریل)

مولانا نے یہ جو کچھ کہا۔ اس قسم کے وہم و گمان سے بالکل خالی الذہن ہو کر کہا۔ کہ ہندوؤں کے لئے کسی لحاظ سے بار خاطر ہوگا۔ اور ایسے رنگ میں کہا۔ جو مسلمانوں پر اثر انداز ہو سکے۔ اور وہ اسلام کی خاطر پاکستان سے متنفر ہو جائیں۔ اور اس لئے کہا کہ مسلمان کانگرس میں شریک ہو کر اسے قوت پہنچائیں۔ پھر برہمن ازم کے متعلق جو کچھ کہا۔ وہ بالکل صحیح اور درست کہا لیکن وائے ہندو ذہنیت۔ کہ مولانا کی ان سب کوششوں کو ملیا میٹ کرتے ہوئے اور ان کے صدر کانگرس ہونے کو بھی کوئی وقعت نہ دیتے ہوئے ان پر برسنے لگ گئے۔ چنانچہ ہندوؤں کے ایک بہت بڑے لیڈر نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ

"مولانا صاحب نے جو بیان شائع کیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ پہلے مسلمان ہیں اور ہندوستانی بعد میں"۔

(پرتاپ ۱۸ اپریل)

مطلب یہ کہ مولانا کو کانگرس میں رہتے ہوئے حتیٰ کہ اس کا صدر کہلاتے ہوئے نہ تو کوئی ایسی بات کہنی چاہیئے۔ جسے ہندو پسند نہ کریں۔ اور نہ کسی رنگ میں اسلامی تعلیم کی برتری کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اور جب ہندو کانگرس کے مسلمان صدر کی مذہبی آزادی پر ایسی کڑی پابندیاں عائد کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق ایک مسلمان کے منہ سے تعریف کا کلمہ سننا برداشت نہیں کر سکتے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ اس طرح مسلمانوں کو کانگرس میں شمولیت کی تحریک کی جا رہی ہو تو پھر کس طرح خیال بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ جب ہندوستان میں کانگرس برسر حکومت ہوگی تو مسلمان اسلام کی تعریف میں ہی کچھ کہنا کافی نہ سمجھیگا بلکہ غیر مسلموں کو ازراہ ہمدردی و خیر خواہی اسلام قبول کرنے کی دعوت دیگا۔ تو اسے اس کی کھلی آزادی حاصل ہوگی۔

ایک اور ہندو لیڈر نے کہا "پاکستان" پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مولانا کے یہ الفاظ کہ سناتن براہمن دھرم انسانوں اور ملکوں کو پوتر اور اپوتر قرار دے کر ان میں تمیز روا رکھتا ہے۔ نہایت نازیبا ہیں۔ جہانتک تقدیس کا تعلق ہے۔ اسلام بھی مکہ اور مدینہ کو دوسرے مقامات سے افضل سمجھتا ہے۔ اور پیغمبر اسلام کو عام انسانوں سے بلند و برتر قرار دیتا ہے۔ یہی نہیں سادات کے مقابلہ میں جس طرح غیر سید نامقدس سمجھے جاتے ہیں۔ یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگر مولانا آزاد بھی ہندو دھرم کے متعلق یہ الفاظ استعمال کر سکتے ہیں تو ہندوؤں کو مسلم لیگ سے یہ گلہ کیوں کہ اس نے اپنے ریزولیوشن میں ہندو دھرم پر ناپاک حملے کئے ہیں۔

(ویر بھارت ۱۸ اپریل)

قطع نظر اس سے کہ مولانا کے الفاظ میں کتنا وزن ہے۔ اور ان پر جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس میں کتنا۔ ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اگر مولانا آزاد کو بھی ہندو اتنی اجازت نہیں دے سکتے۔ کہ وہ بزعم خود کانگرس کی حمایت میں کوئی اسلامی تعلیم پیش کر سکیں۔ تو دوسرے مسلمانوں کو کانگرس سے کیونکر امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ برسر اقتدار آنے پر مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کرنے دے گی اور یہ برداشت کر سکے گی۔ کہ کوئی ہندو برضا و رغبت اسلام قبول کر سکے

ہماری خواہش ہے۔ کہ مولانا آزاد اس بارے میں خاص توجہ فرمائیں۔ اور مذہب کی آزادی کے متعلق کانگرس سے صاف اور واضح فیصلہ کرائیں۔

خدام الاحمدیہ ——— دینیات کلاس ع۲

برائے طلباء کالج

مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام امسال ۵ مئی سے انشاء اللہ العزیز قادیان میں ایک اور بیس روزہ کلاس کھولی جائے گی۔ یہ کلاس خاص طور پر ان طالب علموں کے لئے کھولی جا رہی ہے۔ جو اس سال پنجاب یونیورسٹی کا ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی دوست بھی اگر اس میں شامل ہونا چاہیں۔ تو ہمیں اپنے نام بھجوا دیں۔ اور مقررہ تاریخ پر قادیان تشریف لے آئیں۔

ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان دینے والے احمدی نوجوانوں کو پرزور تحریک کرتا ہوں۔ کہ اپنی چھٹیوں میں سے ۲۰ دن اس کار خیر کے لئے وقف کریں۔ علم دین کا حاصل کرنا۔ قرآن کریم کا ترجمہ جاننا سب احمدی نوجوانوں کا فرض ہے۔ تا ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا پیارا رسول ہماری طرف اشارہ کرکے کہے۔ کہ رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ جو لوگ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کی تڑپ اپنے اندر نہیں رکھتے۔ یقیناً ان کے اندر ایمان کی حلاوت پیدا نہیں ہوئی۔ وہ اپنے ایمانوں کی فکر کریں۔ اور جلد از جلد اپنی غفلت کو چھوڑیں۔ ان بیس دنوں میں قرآن کریم کا ترجمہ حدیث اور عربی صرف و نحو اور عام دینی معلومات پر مشتمل نصاب پڑھایا جائیگا انشاء اللہ۔ قائدین اور زعماء کا فرض ہے۔ کہ سب ایسے نوجوانوں کے جو ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں ہمیں پتے ارسال کریں۔ دوسرے وہ ایسے تمام نوجوانوں کو خود تحریک کریں۔ اور شامل ہونے والوں کے نام مرکز میں ارسال کریں۔ قائدین کا فرض ہے۔ کہ ہر مرکز سے آنے والی سب ہدایات پر فوری عمل کریں۔ ورنہ عدم تعاون ان کے لئے بے برکتی کے سامان پیدا کرے گا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ سب احباب پورا پورا تعاون کریں گے۔ (لطف الرحمن مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلامی تعلیم کے کامل ہونیکے متعلق دلچسپ موازنہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۹۸ پر فرماتے ہیں "اوائل زمانوں میں اکثر ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے کہ جو غبی اور بلید اور کم عقل اور کم فہم اور کم دل اور کم ہمت اور کم یقین اور پست خیال اور دنیا کے لالچوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور دماغی اور دلی قوتیں ان کی نہائت ہی کمزور تھیں۔ مگر ان زمانوں کے بعد ہمارے سید و مولےٰ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہ زمانہ آیا۔ جس میں رفتہ رفتہ استعدادیں ترقی کر گئیں۔ گویا دنیا نے اپنے فطری قوٰے میں ایک اور ہی صورت بدل لی۔ پس انکی کامل استعدادوں کے موافق کامل تعلیم نے نزول فرمایا۔"

اس کے ثبوت کے لئے ذیل کا مقابلہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے اسلام کی تعلیم کے کامل ہونے کا بدیہی ثبوت ملتا ہے۔

دائرۂ تبلیغ

حضرت موسےٰ علیہ السلام	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
بنی اسرائیل	**بنی اسرائیل**	**ساری دنیا**
"دیکھ بنی اسرائیل کی فریاد مجھ تک پہنچی ہے۔ اور میں نے وہ ظلم بھی جو مصری ان پر کرتے ہیں دیکھا ہے سو اب آ میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں۔ کہ تو میری قوم بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے"۔ (خروج باب آیت ۹-۱۰) نیز لکھا ہے۔ "اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسےٰ کی مانند جس سے خداوند نے روبرو باتیں کیں نہیں اٹھا۔ (استثناء ۳۴/۱۰)	انجیل میں لکھا ہے کہ ایک کنعانی عورت نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے کہا کہ میری بیٹی سے بدروح نکال اور مدد کر تو آپ نے جواب دیا "لڑکوں کی روٹی کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں"۔ (متی ۱۵/۲۶) یعنی آپ صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے۔ پھر آپ نے شاگردوں کو حکم دیا۔ "غیر قوموں کی طرف نہ جانا"۔ (متی ۱۰/۵) پھر بنی اسرائیل کے صرف ۲ قبیلوں کیطرف جاسکے اور بقول نصاریٰ پھر آسمان پر چڑھ گئے۔ اور اپنا یہ وعدہ پورا نہ کرسکے "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے انکا بھی لانا ضروری ہے۔ (یوحنا ۱۰/۱۶)	اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين (انبیاء ع ۷) یعنی ہم نے تجھ کو رب جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ انما انت منذر ولكل قوم هاد (رعد ع ۱) یعنی ڈرانے والا اور ہر ایک قوم کے لئے ہدایت دینے والا ہے۔

تعلیم

حضرت موسےٰ علیہ السلام	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وقتی تعلیم خاص زمانہ کے لئے	**وقتی تعلیم خاص زمانہ کے لئے**	**کامل تعلیم ہمیشہ کیلئے**
توریت میں بنی اسرائیل کو حکم ہے۔ "تم کو ذرا ترس نہ آئے جان بدلہ جان۔ آنکھ بدلہ آنکھ۔ دانت بدلہ دانت ہاتھ بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہو۔ (استثناء ۱۹/۲۱)	حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ بدلے آنکھ اور دانت بدلے دانت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ (متی ۵/۳۸-۳۹)	اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ جزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله ان الله لا يحب الظالمين (شوریٰ ع ۴) یعنی برائی کا بدلہ برائی جزاء کے طور پر اس کے برابر ہے پس جو معاف کرے اور اصلاح کرے۔ تو اس کا اجر اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

مشکل کے وقت کی حالت

حضرت موسےٰ علیہ السلام	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مشکل کے وقت بے صبری اور خدا تعالےٰ پر اعتراض	**مشکل کے وقت مایوسی اور بے صبری اور اعتراض**	**مشکل کے وقت صبر کرنا اور خدا تعالےٰ سے دُعا کرنا**
تورات میں آتا ہے کہ جب بنی اسرائیل کو فرعون نے سختی سے کام میں لگانے کی کوشش کی۔ اور ان کی بات نہ مانی تو انہوں نے آکر موسےٰ علیہ السلام کو کوسا۔ اس پر موسےٰ علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے یوں شکوہ کیا۔ "اے خداوند تو نے ان لوگوں کو کیوں دکھ میں ڈالا۔ اور مجھے کیوں بھیجا۔ کیونکہ جب سے میں فرعون کے پاس تیرے نام سے باتیں کرنے گیا۔ اس نے ان لوگوں سے برائی ہی برائی کی۔ اور تو نے اپنے لوگوں کو ذرا بھی رہائی نہ بخشی۔ (خروج ۵/۲۲-۲۳)	حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب صلیب پر چڑھائے گئے تو لکھا ہے۔ "دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔ اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷/۴۵-۴۶)	آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ عن ابن عباس كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يدعوا عند الكرب يقول لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب السموات والارض ورب العرش العظيم یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبراہٹ کے وقت دعا مانگتے تو فرماتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ بڑا بردبار۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ آسمانوں اور زمین کا رب اور عرش عظیم کا رب۔

صحابہ کی حالت

حضرت موسےٰ علیہ السلام	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کو جب دشمن سے لڑنے کے لئے کہا گیا تو ان کی کیفیت یہ تھی۔ کہ "تب ساری جماعت زور زور سے چیخنے لگی۔ اور وہ لوگ	مسیح علیہ السلام کے حواری بجائے آپ کے لئے لڑنے اور آپ کی مدد کرنے کے ان میں سے ایک نے آپ کو پکڑوا دیا۔ اور باقی بھاگ گئے چنانچہ لکھا ہے	عن طارق بن شهاب قال سمعت بن مسعود يقول شهدت من المقداد بن الاسود مشهداً لان اكون صاحبه احب الى مما

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ہی رات روتے ہی رہے۔ اور کل بنی اسرائیل موسیٰ اور ہارون کی شکایت کرنے لگے۔ اور ساری جماعت ان سے کہنے لگی۔ ہائے کاش ہم مصر میں مرجاتے یا کاش اس بیابان میں ہی مرتے خداوند کیوں ہم کو اس ملک سے لیجاکر تلوار سے قتل کرانا چاہتا ہے۔ پھر تو ہماری بیویاں اور بال بچے لوٹ کا مال ٹھیرینگے۔ کیا ہمارے لئے بہتر نہ ہوگا کہ ہم مصر کو واپس چلے جائیں۔ پھر وہ آپس میں کہنے لگے۔ آؤ ہم کسی کو اپنا سردار بنالیں اور مصر کو لوٹ چلیں۔ تب موسیٰ اور ہارون بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے سامنے اوندھے ہو گئے اور نون کا بیٹا یشوع اور یفنہ کا بیٹا کالب جو اس ملک کا حال دریافت کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے کپڑے پھاڑ کر بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے کہنے لگے کہ وہ ملک جس کا حال دریافت کرنے کو ہم اس میں سے گزرے نہایت اچھا ملک ہے۔ اگر خدا ہم سے راضی رہے۔ وہ ہم کو اس ملک میں پہنچائیگا۔ اور اسی ملک کو جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے دیگا۔ فقط اتنا ہو کہ تم خداوند سے بغاوت نہ کرو اور نہ اس ملک کے لوگوں سے ڈرو وہ تو ہماری خوراک ہیں۔ ان کی پناہ ان کے سر پر سے جاتی رہی ہے۔ اور ہمارے ساتھ خداوند ہے۔ سو ان کا خوف نہ کرو۔ تب ساری جماعت بول اٹھی۔ کہ ان کو سنگسار کرو (گنتی ۱۴/۱تا۱۰)

توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخت ناقدری کرتے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا دیکھو ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالے کیا جاتا ہے۔ اٹھو چلیں دیکھیں میرا پکڑوانے والا نزدیک آپہنچا ہے۔ وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ فی الفور یہوداہ جو ان بارہ میں سے تھے اور اس کے ساتھ ایک بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے ہوئے سردار کاہنوں اور فقیہوں اور بزرگوں کی طرف سے آپہنچی۔ اور اس کے پکڑوانے والے نے انہیں یہ پتہ دیا تھا۔ کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے اسے پکڑ کر حفاظت سے لے جانا۔ وہ آکر فی الفور اس کے پاس گیا۔ اور کہا اے ربی اور اس کے بوسے لئے۔ انہوں نے اس پر ہاتھ ڈال کر اسے پکڑ لیا۔ ان میں سے جو پاس کھڑے تھے۔ ایک نے تلوار کھینچ کر سردار کاہن کے نوکر پر چلائی اور اس کا کان اڑا دیا۔ یسوع نے ان سے کہا۔ کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو۔ میں ہر روز تمہارے پاس ہیکل میں تعلیم دیتا تھا۔ اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔ لیکن یہ اس لئے ہوا ہے۔ کہ خدا کے نوشتے پورے ہوں۔ اس پر سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مگر ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہین چادر اوڑھے ہوئے اس کے پیچھے ہو لیا۔ اسے لوگوں نے پکڑا۔ مگر وہ چادر چھوڑ کر ننگا بھاگ گیا۔ (مرقس ۱۴/۴۱تا۵۲)

انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواری سخت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عدل بہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یدعوا علی المشرکین فقال لا نقول کما قال موسیٰ اذھب انت وربک فقاتلا ولکنا نقاتل عن یمینک وعن شمالک وبین یدیک وخلفک فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشرق وجھہ وسرہ قولہ (بخاری جلد سوم کتاب المغازی باب قول اللہ اذ تستغیثون ربکم ...... صہ۳) یعنی طارق بن شہاب نے روایت کی۔ کہ میں نے ابن مسعود کو کہتے سنا کہ میں نے مقداد بن اسود کا ایک [illegible]) موقعہ دیکھا ہے۔ اگر مجھے وہ حاصل ہوتا تو وہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہوتا جو مجھے بدلہ میں دیا گیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ مشرکوں پر بد دعا فرما رہے تھے پس پس مقداد نے کہا۔ کہ (یا رسول اللہ) ہم آپ کو موسیٰ کی قوم کی طرح جا اور تیرا رب جا کر لڑتے پھرو نہیں کہیں گے۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے لڑیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ خوشی کے مارے چمک اٹھا۔ اور اس کی بات نے آپ کو مسرور کر دیا۔

قرآن کریم بھی آپ کے صحابہ کے متعلق فرماتا ہے۔ محمد رسول اللہ والذین امنوا معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (فتح رکوع آخر) یعنی محمد رسول اللہ اور اس پر ایمان لانے والے کفار پر بہت سخت اور آپس میں بہت رحمدل ہیں۔

عن عمر ذکر عندہ ابوبکر فبکی وقال وددت ان عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا

حضرت موسیٰ علیہ السلام

اور ذرا ذرا سی بات پر بگڑ بیٹھتے اور آپ کو دکھ دیتے تھے اور اپنے آپ کو مقدم رکھتے تھے نہ موسیٰ کو۔ جیسے فرعون نے جب تعاقب کیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے "کیا مصر میں قبریں نہ تھیں؟ جو تو ہم کو وہاں سے مرنے کے لئے بیابان میں لے آیا ہے؟ تو نے ہم سے یہ کیا کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا کیا ہم تجھ سے مصر میں یہ بات نہ کہتے تھے کہ ہم کو رہنے دے کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں۔ کیونکہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر ہوتا (خروج ۱۴/۱۱تا۱۲)

پھر جنگل میں پانی نہ ملا۔ تو موسیٰ سے لڑائی شروع کر دی لکھا ہے "سو وہ موسیٰ اور ہارون کے برخلاف اکٹھے ہوئے اور لوگ موسیٰ سے جھگڑنے اور یہ کہنے لگے ہائے کاش ہم بھی اسی وقت مرجاتے جب ہمارے بھائی خداوند کے حضور مرے تم خداوند کی جماعت کو اس دشت میں کیوں لے آئے ہو۔ کہ ہم بھی اور ہمارے جانور بھی مریں اور تم نے کیوں ہم کو مصر سے نکال کر اس بری جگہ میں پہنچایا ہے۔" پھر لکھا ہے موسیٰ اور ہارون نے جماعت کو اس چٹان کے سامنے اکٹھا کیا۔ اور اس نے ان سے کہا سنو اے باغیو کیا ہم تمہارے لئے اس چٹان سے پانی نکالیں۔ تب موسیٰ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس چٹان پر دوبارہ لاٹھی ماری اور کثرت سے پانی بہ نکلا۔ (گنتی ۲۰/۲تا۵ و ۲۰/۱۰و۱۱)

اسی طرح اصحاب نے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مصیبت اور آفت کے وقت ایک رات بھی جاگ نہ سکے۔ اور باوجود حکم وہ سوتے رہے۔ اور اپنے رسول کے آرام پر اپنے آرام کو مقدم کیا۔ چنانچہ لکھا ہے: "اس وقت یسوع ان کے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا۔ اور اپنے شاگردوں سے کہا کہ یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جاکر دعا مانگوں اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگین اور بے قرار ہونے لگا۔ اور اس وقت اس نے ان سے کہا۔ میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ تم یہاں ٹھیرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر تھوڑا آگے بڑھا۔ اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی۔ اے میرے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تاہم جیسا میں چاہتا ہوں۔ ویسا نہیں۔ بلکہ جیسا تو چاہتا ہے۔ ویسا ہی ہو۔ پھر شاگردوں کے پاس آکر انہیں سوتے پایا اور پطرس سے کہا۔ کیوں تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے۔ جاگو اور دعا مانگو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے۔ مگر جسم کمزور ہے۔ پھر دوبارہ اس نے جاکر یہ دعا مانگی۔ اے میرے باپ اگر یہ پئے بغیر نہیں ٹل سکتا۔ تو تیری مرضی پوری ہو۔ اور آکر پھر انہیں سوتے پایا۔ (متی ۲۶/۳۶تا۴۳)

اسی طرح لکھا ہے۔ "جب یسوع بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں تھا۔ تو ایک عورت سنگ مرمر کی عطر دانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من ایامہ ولیلۃ من لیالیہ اما لیلتہ فلیلۃ سار مع رسول اللہ الی الغار فلما انتھیا الیہ قال ابوبکر واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیء اصابنی دونک فدخل فکسحہ ووجد فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ وسدھا بہ وبقی منھا اثنان فالقمھما رجلیہ ثم قال لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ فی حجرہ ونام فلدغ ابوبکر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مشکوۃ باب مناقب ابی بکر الفصل الثالث صہ۵۵۶ مطبوعہ اصح المطابع) یعنی حضرت عمر سے روایت ہے۔ کہ ان کے پاس حضرت ابوبکر کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ رو پڑے۔ اور فرمایا کہ میں نے چاہا۔ کہ میرا سارا عمل حضرت ابوبکر کے ایام کے ایک یوم کے برابر اور آپ کی راتوں میں سے ایک رات کے برابر ہو جاتا۔ رات سے مراد وہ رات ہے۔ کہ جس میں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار کو چلے۔ پس جب دونوں اس غار تک پہنچے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ کہ خدا کی قسم آپ اس میں داخل نہ ہوں۔ میں اس میں پہلے داخل ہوتا ہوں۔ کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہو۔ تو وہ مجھے نقصان پہنچائے نہ آپ کو۔ پس آپ داخل ہوئے اور اس میں جھاڑو دیا۔ آپ نے اس کی ایک جانب میں سوراخ پائے۔ تو آپ نے

حضرت موسےٰ علیہ السلام	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
حضرت موسےٰ کی اس قدر ناقدری کی۔ کہ برابری کرنے لگے لکھا ہے۔ "بنی اسرائیل میں سے ڈھائی سو اور اشخاص جو جماعت کے سردار اور چیدہ اور مشہور آدمی تھے۔ موسےٰ کے مقابلہ میں اُٹھے۔ اور وہ موسےٰ اور ہارون کے خلاف اکٹھے ہو کر ان سے کہنے لگے۔ تمہارے تو بڑے دعوے ہو چلے۔ کیونکہ جماعت کا ایک ایک آدمی مقدس ہے اور خدا ان کے بیچ رہتا ہے سو تم اپنے آپ کو خداوند کی جماعت سے بڑا کیونکر ٹھہراتے ہو۔" (گنتی ۱۶/۳)	یں قیمتی عطر سے کہ اس کے پاس آئی۔ اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تھا تو اس کے سر پر ڈالا۔ شاگرد یہ دیکھ کر خفا ہوئے اور کہنے لگے۔ یہ کس لئے ضائع کیا گیا۔ یہ تو بڑے مول کو بک کر غریبوں کو دیا جا سکتا تھا۔ یسوع نے یہ جان کر ان سے کہا کہ اس عورت کو کیوں دق کرتے ہو۔ اس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔" (متی ۲۶/۶تا۱۰)	تہبند پھاڑ کر اس سے ان کو بند کیا۔ ان میں سے دو جو باقی رہے۔ ان پر اپنے دونوں پاؤں رکھ دیئے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو داخل ہونے کے لئے کہا تو آپ داخل ہوئے۔ اور آپ اپنا سر ابوبکر کی گود میں رکھ کر سو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ کو کسی چیز نے ڈسا مگر آپ نے اس خوف سے حرکت تک نہ کی کہ کہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگ نہ پڑیں۔

خاکسار:۔ صدر الدین مولوی فاضل واقف زندگی

احمدی بہنوں کی احمدی بھائیوں سے ایک گزارش

مجلس مشاورت کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے حسب ذیل گزارش طبع کرا کر نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو پہنچائی گئی۔ اب جبکہ نمائندگان واپس گھروں کو جا چکے ہیں۔ ان کی یاد دہانی اور دوسرے احباب کی توجہ کے لئے اسے اخبار میں شائع کیا جا رہا ہے۔

جس طرح ایک گاڑی اس وقت تک ٹھیک نہیں چل سکتی۔ جب تک اس کے دونوں پہیئے بالکل درست نہ ہوں۔ اسی طرح کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک مرد و عورت دونوں دنیا کے عمل میں قدم بقدم اور پہلو بہ پہلو نہ چلیں۔ اگر عورت ترقی کے میدان میں چلنے کے قابل نہ ہو تو مرد کے ترقی کرنے میں بھی روک ثابت ہوگی۔ یہ ازلی قانون قوموں اور ملکوں اور خاندانوں میں یکساں طور پر چلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کی تعلیم و تربیت پر خاص زور دیا ہے۔ اس مقصد کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا تا احمدی مستورات لجنہ اماء اللہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ نظام سے وابستہ ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ باوجود بار بار تحریک کے ابھی تک پوری کامیابی نہیں ہوئی اور ابھی کثرت سے ایسی جگہیں باقی ہیں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہوئی۔

اکثر جگہ مستورات یہ سمجھتی ہیں کہ اگر ہم نے لجنہ اماء اللہ قائم کی تو ہمیں کام کرنا پڑیگا۔ اور ہمارے کام کرنے کو شاید مرد بُرا سمجھیں۔ اور ہمیں اس قسم کے کام کرنے کی اجازت نہ دیں۔ لیکن اگر مرد خود عورتوں میں تحریک کریں۔ اور جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ ابھی تک قائم نہیں ہوئی قائم کروائیں اور قومی روح اور خدمت دین کا شوق ان میں پیدا کریں۔ تو امید ہے جلد ہی تمام ہندوستان میں لجنہ اماء اللہ قائم ہو جائیں۔

پس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ مجلس شاورت سے واپس جا کر جہاں جہاں ابھی تک لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہوئی قائم کریں۔ تاکہ وہ ایک نظام کے نیچے آ کر بہتر سے بہتر رنگ میں تربیت حاصل کر سکیں۔ امید ہے کہ آپ بھی کام میں ہمارا ہاتھ بٹائینگے جس میں خود آپ کی ہی ترقی کا راز مضمر ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

خلافت اسلامی اور راشن سسٹم

مسلمانوں کی علمی ترقی کا انکار کیسے ہو سکتا ہے۔ اور ان کا تہذیب و تمدن کا بانی ہونا کسے مسلم نہیں۔ ایک طرف وہ علوم روحانی و جسمانی کا سرچشمہ تھے۔ تو دوسری طرف امور انتظامیہ کے رہبر اور موجد بھی تھے۔ چنانچہ آج بھی جبکہ دنیا اپنے آپ کو بڑی مہذب اور ترقی یافتہ سمجھتی ہے۔ اور بڑی بڑی حکومتیں یہ خیال کرتی ہیں۔ کہ انہوں نے منازل ترقیات طے کر کے درجہ کمال حاصل کر لیا ہے۔ وہ مجبور ہیں کہ مسلمانوں کے پیشکردہ اصول پر عمل کریں۔

چنانچہ راشن سسٹم کو لیجئے شاید دنیا یہ سمجھتی ہو۔ کہ یہ طریق برطانیہ۔ امریکہ یا کسی اور حکومت کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ مگر ایسا کہنا بے انصافی ہو گا۔ کیونکہ یہ اصول آج سے کئی سو سال قبل حضرت امیر معاویہ کے زمانہ خلافت میں جو ۴۱ھ سے ۶۰ھ تک ہے رائج تھا۔ اور لوگوں کو ایسی سندیں اور راشن کارڈ ملے ہوئے تھے۔ جن پر حاکم وقت کے دستخط ہوتے۔ پھر لوگ ان کے ذریعہ غلہ حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ موطا امام مالک جلد دوم۔ کتاب البیوع زیر عنوان بیع الطعام قبل ان یستوفی لکھا ہے۔ عن مالك انه بلغه ان صکوکاً خرجت للناس فی زمان مروان بن الحکم من طعام الجار۔ یعنی امام مالک کو یہ بات پہونچی۔ کہ مروان بن حکم کے عہد حکومت میں لوگوں کو جار کے غلہ کے لئے سندیں ملا کرتی تھیں۔ گویا جار جو ایک بندرگاہ تھی بطور ڈیپو تھی جہاں غلہ جمع کیا جاتا۔ اور پھر لوگوں میں راشن کارڈ کے ذریعہ جن پر حاکم وقت کے دستخط ہوتے تقسیم کیا جاتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ یہ حدیث بتا رہی ہے کہ امیر معاویہ کے زمانہ میں تقسیم غلہ یعنی راشن کا انتظام تھا۔ ڈیپو قائم تھے جیسے جار کا ڈیپو۔ اور ایسے راشن کارڈ جاری تھے۔ جن پر حاکم وقت یعنی سپلائی آفیسر کے دستخط ہوتے تھے۔ اور لوگ وہ کارڈ ڈیپو ہولڈر کو دکھا کر مقررہ غلہ حاصل کرتے تھے۔ لہذا یہ کہنا کہ راشن سسٹم کا اصول برطانیہ امریکہ یا کسی اور حکومت کا پیشکردہ ہے درست نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق بھی مسلمانوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

محمد حیات تاثیر جامعہ احمدیہ

مربیان مجالس اطفال احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

(۱) ایسے اطفال کے نام خاکسار کو جلد بھجوا دیئے جائیں۔ جن کی عمر ۱۲ اور ۱۵ سال کے درمیان ہے مہینوں کا ذکر ضرور کیا جائے۔

(۲) مندرجہ ذیل تعلیمی کوائف بھی جلد بھجوا دیئے جائیں۔ کل تعداد اطفال۔ ان میں سے کتنے پرائمری پاس ہیں۔ کتنے مڈل پاس ہیں کتنے ان پڑھ ہیں۔ ان پڑھوں کو تعلیم کیطرف توجہ دلانے پر ان میں سے کتنے تعلیم حاصل کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

(۳) ایسے بچوں کے نام بھی جو "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے ۹۴ صفحات کے امتحان میں (جو ۱۰ مئی کو منعقد ہوگا) شامل ہونگے ۳۰ اپریل سے قبل خاکسار کو بھجوا دیجئے۔ تاکہ وقت پر سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔ خاکسار:۔ محبوب عالم خالد ایم۔ اے مہتمم اطفال

طلباء کالج ——— اور ——— قائدین مجالس

تمام ایسے احمدی طلباء جو اس سال الف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے ناموں سے فوری طور پر شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔ قائدین و زعمائے مجالس بھی ایسے طلباء کے نام شعبہ ہذا کو فوری طور پر ارسال کر دیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٗ کی مجلس علم و عرفان

ایام مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ناسازیٔ طبیعت اور دوسرے کاموں کی کثرت کے باعث مجلس علم و عرفان منعقد نہ ہو سکی۔ ذیل میں ۲۱ شہادت کی مجلس کی مختصر روئداد درج کرتا ہوں۔ باقی ایام کی کیفیت آئندہ درج ہوگی انشاء اللہ

۲۱ شہادت۔ بعد نماز مغرب چھ اصحاب نے بیعت کی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ حسب معمول مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ اور ذکر فرمایا کہ آج مجھے دہلی سے ایک شخص کا خط آیا ہے۔ وہ غیر احمدی ہے۔ مگر اس نے کوشش کی ہے۔ کہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرے۔ مگر خط کے اوپر عنوان "حضرت مسیح موعود" لکھا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ہم لوگ تو دیر سے منتظر تھے۔ کہ آپ کب جہاد کا اعلان کریں گے۔ اب اخبار Dawn میں جو نوٹ آپ کا شائع ہوا ہے۔ اس سے بڑی مسرت ہوئی۔ اب ہم احمدیوں کو انتظار ہے۔ کہ آپ جلد جہاد کا اعلان فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اس ذہنیت اور عقل پر اظہار افسوس فرمایا۔ کہ سوال بھی پر فریب طریق سے کیا جاتا ہے۔ حالانکہ میرا مضمون جو وزارتی کمشن کے سلسلہ میں ہے۔ وہ مطبوعہ ہے اور ظاہر ہے کہ جو چیز چھپ جاتی ہے۔ اسے چھپانے کی قطعی ضرورت نہیں۔ میرے اس مضمون پر یہ کہنا کہ سیاسی تگ و دو کو جہاد فی سبیل اللہ قرار دے کر فیصلہ کر لیا گیا ہے غلط ہے۔ حضور نے تفصیل سے اسلامی جہاد کے شرائط بیان فرمائے۔ اور حدیث من قتل دون مالہ وعرضہ فھو شھید کی تشریح میں فرمایا۔ کہ اس جگہ شہید کا وہ مفہوم نہیں۔ جس کے رو سے فی سبیل اللہ جنگ میں کام آنے والے کو شہید کہا جاتا ہے۔ نہ ہی اس کا وہ درجہ و مقام ہو سکتا ہے۔ من کی عمومیت کا بھی تذکرہ فرمایا۔ اور بتلایا کہ شہید بمعنی مشہود ہے یعنی اس کا چرچا ہوتا ہے۔ لوگوں کی انگلیاں اس کی طرف اٹھتی ہیں اور اس کی بہادری کا ذکر ہوتا ہے۔ حضور نے جہاد کے شرائط کے ضمن میں فرمایا کہ جہاد صرف اسی جگہ ہوتا ہے۔ جہاں دین کے معاملے میں مداخلت ہو اور پھر یہ مداخلت کرنے والی مشترکہ حکومت تھی۔ یا ملی ہوئی قوم صاحب اقتدار تھی۔ تو ہجرت ضروری ہوگی۔ پھر اسلامی جہاد کا موقعہ ہوگا۔ میں نے وزارتی کمشن والے مضمون میں صرف یہ بتایا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں پر سیاسیات میں جبر ہو۔ اور انگریزوں کے ملک کو خالی کرنے پر وہ اس جبر کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ تو وہ بین الاقوامی قانون کے ماتحت باغی نہ کہلائیں گے۔ باقی رہا یہ امر کہ اس وقت مصلحت کیا ہوگی۔ اور آیا مسلمانوں کا یہ فعل شرعاً جہاد کہلائے گا؟ یہ بالکل دوسری بات ہے۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے دریافت کیا کہ قانون کے رو سے قائم شدہ گورنمنٹ (برطانیہ) جب مسلمانوں کو دوسروں کے سپرد کر دے گی۔ تو اس کی خلاف ورزی کیونکر روا ہوگی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔ کہ انگریزی حکومت کو یہ اختیار نہیں ہے۔ ان کی حکومت تو قولاً یا عملاً قبول ہو گئی۔ مگر وہ مسلمانوں کو آگے کسی اور کو سونپ دینے کا حق نہیں رکھتے۔

اس موقع پر حدیث من قتل دون مالہ وعرضہ فھو شھید کے متعلق میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرتسر نے بعض سوالات کئے۔ جن کے حضور نے جواب دئے۔ اور شہید کی اسلامی اصطلاح اور اس کے لغوی استعمال میں فرق کی وضاحت فرمائی۔ جناب عرفانی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور نے وزارتی کمشن والے مضمون میں اور حصص لکھنے کا بھی ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ حضور نے جواب دیا کہ فی الحال مصلحت نہیں ہے۔ وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔ بابو محمد افضل صاحب نے مسمریزم کے متعلق بعض سوالات کئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے کی کیفیت کے بارے میں بھی استفسار کیا حضور نے تفصیلاً جوابات دئیے۔ چوہدری دولت احمد صاحب کلکتہ نے صحابی کی تعریف دریافت کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ لفظی معنے تو یہ ہیں کہ جسے کسی کے پاس بیٹھنے یا اس کی صحبت میں رہنے کا موقعہ ملے وہ اس کا صحابی ہے۔ اسلامی اصطلاح میں ان کو صحابہ کہا جائے گا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ چونکہ ان کو نبی کا زمانہ نصیب ہوا اس لئے ان کا مقام اعلےٰ ہے۔ بعد ازاں ہر نبی کے ساتھیوں پر اسی بناء پر صحابہؓ کا لفظ بولا جانے لگا۔ عرض کیا گیا کہ کتنی صحبت پانے والا صحابی کہلا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ علماء حدیث نے ہر اس شخص کو صحابی تسلیم کیا ہے جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بحالت ایمان دیکھا ہو۔ اسی سلسلہ میں جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیر اور سید لال شاہ صاحب [illegible] نے بھی بعض سوالات کئے۔ ایک دوست نے شق القمر کی حقیقت دریافت کی۔ حضور نے تفصیل سے فرمایا کہ یہ ایک غیر معمولی کشف تھا۔ جس میں دوسرے لوگ بھی شریک کئے گئے تھے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب دہلی نے پوچھا کہ دوسرے کتنے لوگ تھے۔ حضور نے فرمایا معتدبہ تھے ان کی تعداد معین طور پر نہیں بتائی جا سکتی۔ جناب حکیم خلیل احمد صاحب کے سوال پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے صحابہؓ سے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ مل جائیں گے۔ دیکھنے والوں سے دیکھنے والے اور نہ دیکھنے والوں سے نہ دیکھنے والے مل جائیں گے۔ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی صحابی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں صحابیت تو ایک واقعہ ہے اس کا کس طرح انکار ہو سکتا ہے۔ بطور واقعہ تو عبد اللہ بن ابی بھی صحابی تھا۔ مولوی سعد الدین صاحب گوجرخاں کے استفسار پر حضور نے فرمایا کہ صحابی کی یہ اصطلاح اور تعریف پہلے لوگوں کی مقرر کردہ ہے۔ باقی رہا صحابہ کا درجہ تو وہ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ایک دوست نے پوچھا کہ جس شخص نے خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو کیا وہ بھی صحابی ہے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ہاں خواب کا صحابی ہوگا۔ گوجرانوالہ کے ایک صاحب نے کہا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ حضور مامور من اللہ ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ مجھے تو نہیں کہا گیا۔ جناب ڈاکٹر غلام غوث صاحب نے اپنا ایک لطیف رویا کھڑے ہو کر تفصیل سے بیان فرمایا۔ جس میں انہیں مغربی افریقہ کے دور مصلح موعود کے بچے اپنی مثال، کثرت اور عظمت میں دکھائے گئے اور لفظ "تسوق" الہاماً بتایا گیا۔ ایک بھائی نے دریافت کیا کہ سفر کی حد کتنی ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جسے عرف عام میں سفر کہا جائے وہی سفر ہے جس میں نماز قصر ہو سکتی ہے حضور نے فرمایا کہ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ دین اور اس کی تفصیلات پر عمل کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے۔ میاں فضل الدین صاحب منگھر نے دریافت کیا۔ کہ اگر صبح روزہ رکھ کر لاہور وغیرہ سے سامان خرید کر شام سے پہلے آ جائیں تو کیا روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ ہاں میرے نزدیک ایسی صورت میں جبکہ سفر کسی عبادت کے مقررہ وقت کے اندر اندر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ سفر اس کی عبادت پر اثر انداز نہ ہوگا۔ اس لئے ایسی صورت میں روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ یہ میرا اپنا اجتہاد ہے۔ دوسرے بعض فقہاء اس سے متفق نہیں ہیں۔ ایک صاحب نے پوچھا کہ کیا پیغامیوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ مسئلہ کی وضاحت کے لئے ان کے بارے میں میں نے گوبھی کے چھلکوں کا لفظ استعمال کر دیا تھا۔ وہ آج تک اس پر شور مچاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مثال صرف بات سمجھانے کے لئے دی تھی۔ ان کے پیچھے نماز اسی طرح جائز ہے جس طرح مٹی میں گرے ہوئے ٹکڑے کا استعمال جائز ہے۔ مولوی سعد الدین صاحب نے پوچھا کہ اگر ایک ہی غیر مبائع ہو۔ اور کوئی جنازہ پڑھنے

والا نہ ہو تو کیا اس کا جنازہ جائز ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جنازہ تو ہمیں نے خود پڑھا ہے۔ جو غیر مبائع حضرت مسیح موعودؑ کے احکام کا استخفاف نہ کرتا ہو یعنی معتدل ہو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھتا ہو۔ اس لئے ان کو لڑکی نہ دی ہو تو اس کا جنازہ بہرحال جائز ہے اور اگر ایسا ہو۔ تو فرض ہے۔ ایک صاحب نے پوچھا۔ کہ جو معارف قرآنیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور بیان فرماتے ہیں۔ کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم تھے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت بڑھ کر علم تھا۔ کسی پیشگوئی کی تفصیلی کیفیت کا مستحضر نہ ہونا اور بات ہے یہ مخفی رہ سکتی ہے۔ مگر معارف کا اصولی علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ تھا۔ اس سلسلہ میں بعض دوسرے انبیاء اور اُن کے صحابہ کے بعض واقعات کا مجلس میں تذکرہ ہوتا رہا۔ ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب امرتسر نے دریافت کیا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی جبرئیل دین سکھانے آتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا بھی کوئی واقعہ ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ مجھے کوئی ایسا واقعہ معلوم نہیں۔ اور یوں بھی یہاں نئی شریعت کی بات نہ تھی۔ اس لئے ضرورت بھی نہ تھی۔ ڈیرہ غازیخان کے ایک دوست نے پوچھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی؟ حضور نے فرمایا۔ کہ ہاں ایک مسّہ تھا اور پرانی پیشگوئیوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی علامت قرار دی گئی تھی پس یہ مسّہ بھی آپ کی نبوت پر مہر کرتا تھا۔ اس لئے اسے مہر نبوت کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ خاتم النبیین کے مفہوم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حکیم مرغوب اللہ صاحب نے عرض کیا کہ ایک شخص کو بہت سی خوابیں آتی ہیں مگر اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارے میں خواب نہیں آتی۔ اس پر خوابوں کی حقیقت پر حضور نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور فرمایا۔ کہ صادق خواب کی ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اندر خدائی جلال رکھتی ہے۔ ورنہ معمولی قیافہ سے بھی انسان بہت سی باتیں بتا دیا کرتے ہیں۔

مولوی دوست احمد صاحب کلکتہ نے مسجد ضرار کے معنے دریافت کئے۔ حضور نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسجد ضرار وہ ہوگی جو اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے بنائی گئی ہو۔ یہ نام ابتداً اس مسجد کو دیا گیا تھا۔ جو مدینہ کے قریب منافقین نے مخالفین اسلام کی ریشہ دوانیوں کے لئے بنائی تھی۔ پس اگرچہ مسجدوں کا بہت قریب قریب بنانا ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ اس طرح تلاوت وغیرہ میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے کوئی مسجد مسجد ضرار نہ کہلائے گی۔ خواہ وہ کسی فرقہ کے لوگوں کی مسجد ہو:

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

ورکس مستری کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کی بلڈنگ کی تعمیر کیلئے ایک ورکس مستری کی فوری ضرورت ہے۔ مستری نقشہ کا کام معمولی جانتا ہو۔ اگر کوئی تعلیم یافتہ معمار اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں تو بہتر ہوگا۔ تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت کیا جاسکتا ہے۔ پرنسپل

اعلانِ معافی!

میاں ملبند صاحب بھینی بانگر کو ایک خلاف شریعت فعل کے ارتکاب کی بناء پر اخراج از جماعت کی سزا ۴۴/۱۲ کو دی گئی تھی متعدد معافی کی درخواستوں کے بعد اب مجلس عاملہ جماعت کی سفارش پر حضور نے ازراہ کرم وشفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) چوہدری عبد الرحمن صاحب سب انسپکٹر پولیس گوردا سپور سخت بیمار ہیں۔ (۲) ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن درد گردہ اور بخار سے بیمار ہیں۔ (۳) محمد عاشق صاحب واقف زندگی کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں (۴) بابو عبد الرحمن صاحب پیر کوجرانوالہ کا لڑکا بعارضہ چیچک بیمار ہے۔ (۵) محمد اشرف صاحب وٹینس واقف زندگی کو جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر مکمل صحت نہیں۔ (۷) مولوی عبد العزیز صاحب نوجونیس کے والد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں (۸) شیخ تاجدین صاحب امرتسر کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۹) میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی پوتی ٹائیفائڈ کے بعد بعارضہ تشنج بیمار ہے۔ (۱۰) عزیز عبد الرحیم صاحب میڈیکل کالج امرتسر کا ۱۰ مئی سے امتحان شروع ہونے والا ہے۔ (۱۱) حافظ عبد اللطیف صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب بلاتوں کی لنڈن کے کورس پر گئے ہوئے ہیں۔ (۱۲) محمد عالم صاحب جالندھر کی دو لڑکیاں امتحان مولوی عالم میں اور لڑکا ایم۔ بی۔ بی۔ ایس فائنل میں شامل ہو رہے ہیں۔

احباب بیماروں کی صحت اور حاجتمندوں کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں!۔

ولادت:۔ (۱) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد مونگ شیخوپورہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد الیاس نام تجویز فرمایا۔ اس خوشی میں ماسٹر صاحب نے چھ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا۔ (۲) ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نائر آباد سندھ نے اپنے ہاں لڑکا تولد ہونے کی خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے۔ (۳) میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ (۴) شیخ عبد الکریم صاحب گڈس کلرک ٹیکسلا کے ہاں ۴۵/۳/۱۸ کو لڑکا تولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ اور سب کو خادم دین بنائے۔

دعائے نعم البدل:۔ مرزا عبد العزیز بیگ صاحب حیدرآباد کی ڈیڑھ سالہ بچی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

بمبئی آنے والوں کیلئے اعلان درست معلومات حاصل کئے بغیر جگہ ملنے کے خیال سے بمبئی نہ آجایا کریں۔ اس طرح آنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جو دوست آنا چاہیں۔ وہ پہلے ہم سے معلومات حاصل کر لیا کریں۔ خواجہ محمد اسمٰعیل احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ ۲۵۲ ہیوسٹارڈ مینشن۔ بمبئی ۔!!

ضرورت نسخہ:۔ میرا لڑکا جو کالج میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ آٹھ سال پیشتر بوجہ دو سائی فیبر "ڈبل نمونیہ" چار ماہ کی علالت کے بعد تندرست ہوا تھا مگر کان بہرے ہو گئے ہیں۔ اطباء و ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ بہرہ پن کا مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

ایم۔ کے عابد شریف احمدی تاجر سرگرشہ ہوگہ

وقار عمل کے سیکرٹری مقرر کئے جائیں

شعبہ وقار عمل کی پوری سکیم شائع ہو چکی ہے مجلس عاملہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جن تمام مقامات پر جہاں خدام کی تعداد بیس یا اس سے زائد ہو۔ وقار عمل کے لئے علیحدہ سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ پس وہ تمام مجالس جن کے اراکین کی تعداد بیس یا اس سے زائد ہو۔ اپنے اپنے ہاں اس شعبہ کا علیحدہ سیکرٹری مقرر کر کے اس کے نام و پتہ سے مطلع کریں جس پر اس سے خط وکتابت کی جاسکے۔ مرکز کو اطلاع دیں۔ (مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ)

ہندوستان کے سیاسی مسائل کا بہترین حل

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات

احمدی و غیر احمدی میں فرق۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے پاکستان کی تعریف۔ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق

ڈیلی گزٹ سندھ کے نامہ نگار کے قلم سے

۵ را پریل ۱۹۴۶ء کے اخبار ڈیلی گزٹ میں اس کے نامہ نگار کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حیدرآباد (سندھ) ۲ راپریل۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے میر پور خاص سے لاہور جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے یہاں قیام فرمایا۔ آپ کے ماننے والوں کی تعداد کئی لاکھ تک ہے۔ جو نہ صرف ہندوستان میں۔ بلکہ دنیا کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ اتوار کو جب آپ گاڑی سے اترے تو نہایت شاندار طور پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد جناب کیپٹن سردار محمد حیات خانصاحب (بلوچ رجمنٹ) نے آفیسرز میس میں آپ کے اعزاز میں ایک نہایت پرتکلف دعوت دی جہاں پر میجر پختیانیہ سیکنڈ کمانڈر بلوچ رجمنٹ میجر ایم۔ ایم احمد۔ کیپٹن ولسن۔ لفٹننٹ سیمن اور بعض دیگر ہندوستانی اور یورپین افسروں نے آپ کا نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ جن سے نہایت دلچسپ سلسلہ گفتگو جاری رہا۔

"ڈیلی گزٹ" کے نامہ نگار سے انٹرویو کے دوران آپ نے کار میں تشریف فرما ہونے سے پہلے جماعت احمدیہ کے "عقائد" کے متعلق استفسار کرنے پر فرمایا ہمارا اعتقاد یہ ہے۔ کہ عام مسلمان حقیقی اسلام فراموش کر چکے ہیں۔ دین سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ بالکل دنیا پر گر چکے ہیں۔ اور قرآن کریم کو پس پشت ڈال چکے ہیں۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بانی جماعت احمدیہ کو دین اسلام کے احیاء اور مسلمانوں کو پھر سے اصل دین اسلام سے آشنا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس لحاظ سے قرآن کریم کے جو مطالب ہم بیان کرتے ہیں۔ وہ ان سے مختلف ہیں۔ جو متعصب علماء پیش کرتے ہیں۔ اسی لئے علماء کا طبقہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے درپے رہا ہے۔

نامہ نگار کے اس استفسار پر کہ پاکستان کے متعلق آپ کا کیا نظریہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایک مذہبی لیڈر ہونے کی حیثیت سے میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جلد یا بدیر تمام دنیا اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو گی۔ اس وجہ سے میرا پاکستان صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ ساری دنیا اس میں شامل ہے۔ اگر پاکستان سے مراد ایسی حکومت کا اجراء ہے۔ جو اسلامی اصول کے مطابق ہو۔ اگر پاکستان سے مراد موجودہ سیاسی پاکستان لیا جائے۔ تو سیاسیات میرے دائرہ عمل سے باہر ہیں۔ اور ان کے متعلق کچھ کہنا میرا کام نہیں ہے۔

جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک وہ اپنے معاملات اور تعلقات میں اخلاقی اصول سے کام نہ لیں گے۔ انہیں اس مصیبت سے نکلنے کی راہ نہیں مل سکے گی۔ اور سمجھوتہ کی کوئی صورت کامیاب نہ ہو گی

اسی استفسار پر کہ کیا آپ کے نزدیک برٹش کیبنٹ مشن واقعی خلوص دل سے ہندوستانیوں کو اپنے اوپر حکومت کرنے کے اختیارات دینے کے لئے آیا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ کہ مشن تو سب کچھ دینے کے لئے آیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم بھی سب کچھ لینے کے لئے تیار ہیں؟

ایک اطمینان بخش سمجھوتہ کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ ہر پارٹی دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھے اور دو اور لو کے اصول پر کاربند ہو۔

~~~~~~~~

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان

قادیان نے اس سلسلہ میں سبقت کی ہے

"معاصر انقلاب" نے اپنے ۲۰ راپریل کے پرچہ میں لکھا ہے۔

اس وقت علمی و صنعتی دائرے میں مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ سائینٹفک تحقیقات کے ادارے قائم کئے جائیں جن میں نوجوان سائنس کے جدید ترین آلات اور بہترین ٹیکنیکل کتابوں اور فاضل و تجربہ کار معلموں کی مدد سے اسرار قدرت کا علم حاصل کریں۔ اور صنعت و حرفت کے جدید اور وسیع دائروں میں کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہی طریقہ ہے۔ جس سے کام دے کر ملت میں وہ قوت و صلاحیت پیدا کی جا سکتی ہے۔ جو آج دنیا کی بڑی بڑی قوموں کو حاصل ہو چکی ہے۔ اور جس کے بغیر کمزور قومیں مادی ترقی کے میدان میں ایک قدم بھی نہیں بڑھا سکتیں۔

قادیان نے اس سلسلے میں سبقت کی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے دس لاکھ روپے کے ابتدائی سرمایہ سے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ جس کا افتتاح گزشتہ جمعہ کے دن مشہور سائنسدان ڈاکٹر سر شانتی سروپ بھٹناگر نے بمقام قادیان فرمایا۔ اس انسٹی ٹیوٹ کی لیبارٹریوں میں بہترین اور جدید ترین آلات مہیا کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ بایو کیمیکل ریسرچ کے لئے الیکٹرون خوردبین۔ پروٹین اور کولائیڈ وغیرہ کے خواص کی تحقیق کیلئے خاص آلہ تحلیل و تجزیہ کی عملیات کیلئے سپیکٹو گراف اور دوسرے آلات منگائے جا رہے ہیں جن کی مدد سے صنعتوں کی ترقی و توسیع کا کام اعلیٰ پیمانے پر کیا جائے گا۔ اس وقت چھ ریسرچ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔ دو فارغ التحصیل نوجوانوں کو کیمیکل انجنیرنگ وغیرہ کی اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ بھیجا جا رہا ہے ہندوستان کی یونیورسٹیوں کے طلباء سائنس کے لئے بھی انسٹی ٹیوٹ میں ٹیکنیکل ٹریننگ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

یہ ہے وہ حقیقی کام جس کی ضرورت مسلمانوں کو شدت سے محسوس ہو رہی ہے لیکن اب تک ان کے کسی تعلیمی ادارے میں اس کام کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی گئی۔ اگر قادیانیوں کو برا بھلا کہنے والوں کو اپنے اس "جہاد لسانی" کے ساتھ ساتھ قادیانیوں سے تعمیری کاموں میں مسابقت کی توفیق بھی ملتی تو کتنا اچھا ہوتا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ مرزا محمود احمد صاحب کی توجہ اور ان کے جانثاروں کی محنت سے یہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بہت جلد بے انتہا مفید کام کرنے لگے گا۔ کیا ہم یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ لاہور اور دہلی۔ علی گڑھ کے اسلامی ادارے بھی وقت کی اس اہم ضرورت کی طرف توجہ کریں گے؟

~~~~~~~~
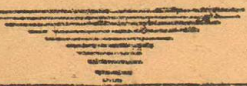
۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے بارھویں سال کے وعدے پورے کرنے والی پانچ ہزاری فوج

تحریک جدید یا ان مجاہدوں کی فہرست شائع ہو رہی ہے جنہوں نے بارھویں سال کا وعدہ یا دفتر دوم کے سال دوم کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ یہ فہرست اسی ترتیب سے شائع ہو رہی ہے جس ترتیب سے کسی کی رقم داخل ہوتی ہے۔ اگر کسی نے نومبر میں روپیہ دیا یا نومبر سے بھی پہلے ادا کیا ہے۔ کیونکہ بعض نوفو سال پیشگی دے چکے ہیں یا دسمبر جنوری میں وعدے کے ساتھ ہی دیدیا تو ان کے نام پہلے شائع ہوں گے۔ اور جن کا چندہ مارچ میں آیا ان کے نام بعد میں۔ ابھی سات سو سے کچھ اوپر نام قابل اشاعت ہیں۔ وہ احباب جنہوں نے وعدہ کی رقم پوری نہیں کی وہ توجہ فرمائیں۔ اور ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ کیونکہ ۳۱ مئی کو تحریک جدید کے چھ ماہ پورے ہو جاتے ہیں۔

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چوہدری محمد حسین صاحب سدو کے گجرات ۵/۴
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ " " " ۵/۴
رسول بی بی صاحبہ بنت " " " ۱۱/-
میاں احمد الدین صاحب ڈنگہ ۱۱/۱۲
بابو عطا محمد صاحب " ۱۰/۴
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب راجہ جنگلہ ۱۳۱/-
چوہدری غلام محمد صاحب چوکتا نوالی ۱۰/-
میاں خان صاحب سیدا گول ۸/-
غلام حیدر صاحب کھوجیا نوالی ۶/۸
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گڑیا نوالہ ۷۶/۱۲
اللہ داد صاحب دیونہ ۵/-
سلطان بی بی صاحب زوجہ لعل الدین صاحب جہلم ۱۳/
راجہ غلام محمد صاحب ذیل دار دیل پور ۲۵/-
جمعدار راجہ صوبہ خانصاحب دیل پور ۶۰/-
محترمہ امۃ السمیع صاحبہ " ۶۰/
راجہ محمد اشرف صاحب مرحوم مغفور " ۱۲۵/-
امیر بیگم صاحبہ اہلیہ " " " ۲۵/-
ملک تفضل داد صاحب ڈلوال ۵۵/-
جمعدار ملک عبداللہ خانصاحب دوالمیال ۲۸/-
سید عزیز اللہ شاہ صاحب جہلم ۱۰۰/-
صوبیدار میجر عبدالرحمٰن صاحب ۶۰/-
مستری سلطان بخش صاحب کلو کہار ۶/۲
چوہدری فقیر محمد صاحب S.D.O راولپنڈی ۴/۴
عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ ملک سلطان محمد خانصاحب راولپنڈی ۱۱۰/-
سردار بانو مرحومہ " " ۱۱۰/-

سلطان سرخرو خانصاحب والد سلطان محمد خانصاحب راولپنڈی ۳۵/-
رشید خانصاحب پسر " " ۳۵/-
ہارون خانصاحب " " ۳۵/-
راشدہ سلطانہ بنت " " ۳۵/-
چوہدری عبدالعزیز خانصاحب کوٹ فتح خاں ۶۰/
شیخ غلام جیلانی صاحب حضرو " ۷۵/-
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب چک بیلی خان ۱۳۰/
ماسٹر محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخاں ۵/۹
والدہ محترمہ سردار امیر محمد خانصاحب کوٹ قیصرانی ۸/-
میر محمد صاحب پٹواری تونسہ " ۱۰/۹
قریشی محمد شفیع صاحب مبانوالی ۱۷/۸
بابو رشید احمد صاحب S.D.O میراں شاہ ۲۵۵/-
ایچ۔ ایم مرغوب اللہ صاحب پشاور ۶۶/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۳/-
عائشہ پھوپھی صاحبہ " " ۱۱/-
شیخ مظفر الدین صاحب B.S.C " ۵۳۰/
مولوی عبدالکریم صاحب " ۱۵/-
ماسٹر کرامت اللہ صاحب " ۲۲/-
اہلیہ صاحبہ مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۲/-
ممتاز علی صاحب ایس۔ڈی۔او بنوں ۱۵۰/-
خلیفہ عبدالرحیم جموں ۲۲۵/-
خواجہ ثناء اللہ صاحب باندی پورہ ۳۷/۸/
میاں عبدالکبیر صاحب " " ۸/-
مولوی غلام محی الدین صاحب " ۱۱/-

راجہ محمد زمان صاحب باڑی پورہ ۵۲/-
راجہ ولی محمد صاحب " ۱۴/-
خواجہ عبدالرزاق صاحب ڈارسنور ۲۶/-
ماسٹر امیر عالم صاحب کوٹلی ۴۷/-
امۃ اللہ صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب ملتان ۵۱/-
جمیل احمد صاحب رشید ملتان ۱۰/۸
محمد نواب خانصاحب لودھراں ۱۰/-
ملک عزیز احمد صاحب " ۶/۴
ملک فیض بخش صاحب " ۶/۴
ملک عبدالرحمٰن صاحب " ۶/۴
شیخ لطیف الرحمٰن صاحب میاں چنوں ۳۱/-
اہلیہ صاحبہ " " ۹/-
محمد طفیل صاحب گوچھڑ والہ ملتان ۵۱/-
میاں غلام قادر صاحب قتالپور " ۵/۴
چوہدری عطا محمد صاحب کہروڑ پکا ۱۵۵/-
رانا فیض بخش صاحب علی پور ۴۲/-
ڈاکٹر فرزند علی صاحب چک ۱۲۰/ب ۴۰/-
چوہدری محمد عبداللہ صاحب " ۲۰/-
نصیر احمد خانصاحب ۷۵/ب ۲۵/
رحمت علی صاحب " ۲۲/-
محمد یوسف صاحب جھول ۴۰/-
میاں غلام قادر صاحب " ۳۰/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " ۹/-
چوہدری لعل الدین صاحب نمبردار ۱۶۶/مراد ۱۵۱/
اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " " ۱۵/-
" " موجودہ " " " ۹/-
چوہدری برکت علی صاحب " ۱۰/-
چوہدری اللہ رکھا صاحب " ۱۰/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب " ۵/۱۴
اہلیہ صاحبہ " ۵/۱۴
چوہدری احمد خانصاحب ۱۶۸/مراد ۱۰۱/۱۲
خورشید احمد صاحب الہ آباد بہاولپور ۳۰/-
ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب منٹگمری ۱۰۷/-
اہلیہ صاحبہ " " ۴۷/-
جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار ۹۹/۶R ۵۲/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۲/۱۲
والدین مرحومین " " " ۱۲/۴
امۃ الحفیظ۔ امۃ الحمید دختران " ۱۲/۸
منشی محمد علی صاحب کنسٹبل پولیس " ۲۵/-
منشی نور محمد صاحب پٹواری پاکپٹن ۶/-
ماسٹر غلام احمد صاحب مدرس منٹگمری ۱۶/-

چوہدری فیض احمد صاحب چک ۲۲/E.B ۲۳/-
اہلیہ صاحبہ " " ۳۹/-
چوہدری نور الدین صاحب ڈیلدار ۶/۱۱۰ منٹگمری ۲۵۰/-
مہر بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۲۲/-
ہاجرہ بی بی صاحبہ " " " ۱۸/-
چوہدری حاکم الدین صاحب " " ۱۲/-
چوہدری رسول بخش صاحب " ۲۴/-
فقیر اللہ صاحب دوکاندار ۲۱۵/E.B منٹگمری ۸۷/-
چوہدری تفضل الدین صاحب ۲۴۹/E.B " ۴۳/-
راجہ احمد خانصاحب ۱۱۹ کسووال " ۸/-
رحمت علی صاحب ہیڈ گھمبا ربوالہ ۱۰/
محمد سعید صاحب فیروز پور شہر ۳/-
" منجانب والد صاحب " ۲۱/-
" " " والدہ صاحبہ " ۷/-
اہلیہ صاحبہ پیر اکبر علی صاحب فیروزپور ۹۲/-
" " منجانب والد صاحب " ۸/-
پیر محی الدین صاحب " ۱۵/-
پیر معین الدین صاحب " ۱۵/-
بابو احمد جان صاحب " ۲/۱
اہلیہ صاحبہ پیر انوار الدین صاحب " ۲۰/-
بابو محمد فاضل صاحب " ۴۰/-
زینب اہلیہ " " ۱۲/-
منشی رحمت خانصاحب فیروزپور چھاؤنی ۱۶/۴
اہلیہ صاحبہ " " ۵/۴
محمد ابراہیم صاحب کنسٹبل معہ اہلیہ صاحبہ موگا ۱۱/۸
محمد عالم صاحب جالندھر ۳۲/۸/
حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم و مغفور کپورتھلہ ۲۲/-
شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ ۲۳۰/
فضل محمد صاحب بجولہ " ۶/-
نظام الدین صاحب لنگیری جالندھر ۱۳/۲
حاجی غلام احمد خانصاحب مرحوم کریام ۴۲/-
عبدالحبیب صاحب کریام ۵/۱۰
منشی رحمت علی صاحب پرجیاں خورد ۶/۶
رحمت بی بی صاحبہ " " ۷/-
عبدالرحیم صاحب کھاچوں بنگہ ۱۰/-
بشیر محمد صاحب " " ۶/۴
علی محمد صاحب " " ۵/۱۰
عبدالرشید صاحب روڑ ۱۶/-
شاہ الدین صاحب ماہلپوری ۵/۱۱
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سرٹوعہ ۴۶/-
چوہدری چھجو خانصاحب " ۶۶/-
چوہدری عبدالرحمٰن خانصاحب " ۱۰/۱
لفٹنٹ محمد فضل خانصاحب ۲۵۰/-

(باقی)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۴۱۷ منکہ محمد شفیع ولد اللہ دتہ صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دانہ زید کا ڈاک خانہ احمد آباد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف سالانہ آمدنی پر گذارہ ہے۔ جو غیر معین ہے۔ ہذا از ایکصد روپیہ ہے۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد شفیع موصی گواہ شد: میاں اللہ دتا والد موصی:۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۴۱۵ منکہ محمد علیم الدین ولد محمد عزیز الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد علیم الدین دار الرحمت گواہ شد۔ حکیم محمد دین متعلم دیہاتی مبلغ گواہ شد:۔ نذیر احمد موصی ۸۹۳۲

نمبر ۹۴۲۳ منکہ عائشہ بی بی زوجہ فضل احمد صاحب قوم راجپوت منہاس عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دار السعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ دار السعۃ اس میں سے ۱/۳ حصہ کی میں مالک ہوں۔ ۲/۳ میرے خاوند کا ہے جو میں نے اُن کو دیدیا ہوا ہے۔ ۱/۳ حصہ کی قیمت ۳۰۰/- روپے۔ زیورات طلائی وزنی ۳ تولے پانچ ماشے۔ مشین سلائی ڈرکوپ مارکہ سیکنڈ ہینڈ قیمتی ۳۰/- حق مہر وصول کر لیا ہوا ہے۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ البتہ ۲ روپے ماہوار میرا خاوند ادا کرتا رہے گا۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ فضل احمد خاوند موصیہ گواہ شد۔ نذیر احمد رحمانی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نمبر ۹۴۱۶ منکہ محمد عبد اللہ ولد میاں نظام دین صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دانہ زید کا ڈاکخانہ احمد آباد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ مویشی ۱۵۰/- روپے۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ سالانہ آمدن پر ہے۔ جو سالانہ ۱۱۰/- روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد عبد اللہ موصی۔ گواہ شد: میاں اللہ دتہ سیکرٹری مال۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۴۲۴: منکہ عائشہ بی بی زوجہ چوہدری فیض احمد صاحب قوم جٹ عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دانہ زید کا ڈاکخانہ احمد آباد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ سوائے حق مہر کے جو کہ مبلغ ۱۵۰/ روپے ہے اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ عائشہ بی بی۔ گواہ شد: محمد علی بابا سیکرٹری مال گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۴۲۰ منکہ سکینہ بیگم زوجہ عبد الرحیم صاحب قوم اعوان عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے بذمہ خاوند زیورات طلائی ۲ ۱/۲ تولے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائداد پیدا کر سکی۔ تو اس کی اطلاع دوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی:۔ الامۃ سکینہ بیگم زوجہ عبد الرحیم جبل پور۔ گواہ شد: عبد اللہ خان سیکرٹری مال جبل پور۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل معتبر جبل پور۔

نمبر ۹۳۹۷:۔ منکہ زہرہ بیگم زوجہ عبد الکریم صاحب قوم کھوکھر عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار العلوم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ۱۹ تولہ سونا بصورت زیور ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ زہرہ بیگم موصیہ گواہ شد: عبد الکریم خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۴ اپریل۔ پنجاب اسمبلی کے کامیاب ممبروں کے خلاف ناکام امیدواروں کی طرف سے ۲۰ عذرداریاں داخل کی جا رہی ہیں۔ اس وقت تک تمام یونینسٹ ممبروں (سات) کے خلاف ایسی عذرداریاں دائر ہو چکی ہیں۔ ملک خضر حیات خان کے خلاف نواب ممتاز محمد خان دولتانہ دائر کرنے والے ہیں۔ ہندو و سکھ ممبروں کی ایک معقول تعداد کے خلاف انتخابی عذرداریاں دائر کی جا چکی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سب سے زیادہ مسلم لیگی ممبران کے خلاف عذرداریاں دائر کی گئی ہیں یعنی ۴۵ کے خلاف۔

میلان ۲۴ اپریل۔ اطالوی ڈکٹیٹر مسولینی کو گذشتہ سال ہلاک کرنے کے بعد میلان کے ایک گمنام قبرستان میں دفن کر دیا گیا تھا۔ تاکہ معاندین اس کی نعش کی بے حرمتی کے مرتکب نہ ہوں۔ حکام پولیس نے اعلان کیا ہے کہ مسولینی کی نعش کو گذشتہ شب قبرستان سے کوئی نکال کر لے گیا ہے۔

بیت المقدس ۲۴ اپریل۔ کئی سو سرکاری ملازموں نے جن میں عرب اور یہودی بھی شامل ہیں روزانہ سرکاری دفاتر کے سامنے "ہم روٹی مانگتے ہیں" کے نعرے لگائے۔ انہوں نے کئی روز سے ہڑتال کر رکھی ہے۔

لوزان ۲۴ اپریل۔ اینگلو امریکن کمشن نے جو فلسطینی معاملات کی تفتیش میں مصروف ہے یہ فیصلہ کرنے کا ارادہ کیا ہے کہ جب جمعیت اقوام کی مجلس تولیت معرض وجود میں آ جائے گی۔ تو فلسطین کو اس کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ اس مجلس کے معرض وجود میں آنے تک برطانوی انتداب بحال رہیگا۔ ایک لاکھ یہودیوں کی فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت فی الفور دیدی جائے گی۔ تقسیم ملک کی جملہ تجاویز کمیشن نے مسترد کر دی ہیں

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ آزاد ہند فوج کے ایک کرنل مسٹر پی۔ این دت نے انکشاف کیا کہ ۱۹۴۲ء میں برمیوں نے پچاس ہزار سے زیادہ انسانوں کو تہ تیغ کر ڈالا تھا۔ جن میں اکثریت ہندوستانیوں کی تھی۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ سوس پولیس جرمنی اور آسٹریا کی سرحدوں پر جرمنوں کی نقل و حرکت کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں نازی مجرم حدود کے اندر داخل ہونیکا موقع حاصل نہ کر لیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ لنڈن مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مولانا آزاد کو لکھا ہے۔ کہ ہم ہزاروں میل دور بیٹھے کانگرس لیگ سمجھوتہ کے لئے بے تاب ہیں۔ مگر آپ کا کانگرس کی کرسی صدارت پر متمکن رہنا سنگ راہ ہے موجودہ انتخابات نے ثابت کر دیا ہے کہ کانگرس صرف ہندوؤں کی نمائندہ ہے اور لیگ مسلمانوں کی۔ پس آپ صدارت سے مستعفی ہو کر دونوں جماعتوں کے افتراق کو زائل کرنے کی کوشش کریں۔

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ امریکہ سینٹ نے ملاقی قوت پر ایک ضخیم رپورٹ پیش کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں کوئی قوم ناساقی ایٹم بم تیار کر سکے گی۔

مدراس ۲۴ اپریل۔ مدراس کی حکومت نے ۱۹۴۲ء کے سیاسی قیدیوں کو رہا کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ضلع رام ند کے ۱۲۰ ملزموں کی رہائی کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ برطانوی کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ صدارتی فرائض مسٹر ایٹلی بجا لا رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ مسٹر سہروردی نے اپنی کابینہ کے ممبروں کے نام گورنر کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ اور گورنر نے منظور کر لئے ہیں۔ کل حلف لیا جائے گا۔

مدراس ۲۴ اپریل۔ کانگرس اسمبلی پارٹی نے مسٹر ٹی پرکاشم کو پارٹی لیڈر منتخب کر لیا ہے۔ آج گورنر نے انہیں کابینہ مرتب کرنے کی دعوت دی۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ سونا ۹۶ روپے۔ چاندی ۱۴۶ روپے ۸ آنے۔ پونڈ ۶۷ روپے۔

امرتسر سونا ۹۶ روپے ۴ آنے چاندی ۱۴۸ روپیہ ۸ آنے۔ پونڈ ۶۷ روپے۔

مدراس ۲۳ اپریل۔ مدراس کے نئے گورنر سر آرچیبالڈ نائی ۲۸ کو بمبئی پہنچ جائیں گے اور ۲ کو مدراس پہنچ کر اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

کراچی ۲۳ اپریل۔ امریکہ کی قحط کمیٹی کے صدر مسٹر ہوور نے ایک بیان میں کہا کہ پولینڈ اور یونان میں غذا کی حالت حد درجہ نازک ہے۔ اور برطانیہ کو بھی سخت مصیبت کا سامنا ہے۔ میرا کام جلد از جلد قحط زدہ علاقوں کے حالات کا جائزہ لے کر اپنی حکومت کو مطلع کرنا ہے۔ خوراک کی مقدار مقرر کرنا حکومت کا کام ہے۔ میں حکومت سے سفارش کر سکتا ہوں۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ پروفیسر ہیرلڈ لاسکی نے ایک بیان میں کہا۔ میرا سابقہ بیان کہ ایٹم بم ۲۹۲۰۰ مربع میل رقبہ تباہ کر سکتا ہے بالکل درست ہے۔

شنگھائی ۲۳ اپریل۔ آج ایک جاپانی میجر جنرل اور چار سپاہی تختہ دار پر لٹکا دیئے گئے۔ ان پر الزام تھا۔ کہ انہوں نے تین امریکن ہوا بازوں کو گلا گھونٹ کر مار دیا تھا۔

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ جنرل آئزن ہاور نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جنوبی میں امکانی بغاوت کو دفع کرنے کے لئے امریکی فوج میں فی الفور اضافہ کیا جائے۔ ورنہ ہمیں دوسرے ممالک سے امداد طلب کر کے ذلیل ہونا پڑے گا

کرتارپور (ضلع جالندھر) ۲۳ اپریل۔ یہاں ہندو مسلم فساد کے نتیجہ میں ۹ اشخاص زخمی ہوئے۔ ۱۵ ہندو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ لڑائی کا آغاز ایک حلوائی کی مٹھائی کو مسلمان کے ہاتھ لگانے سے ہوا تھا۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ حکومت پنجاب نے صوبہ میں ایک سو حیوانات کے شفا خانے کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح ہر ساٹھ گاؤں کے پیچھے ایک ہسپتال قائم کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ کارڈ اور دیا سلائی کی ڈبیہ کی قیمت ڈیڑھ پیسہ کے فیصلہ پر یکم اگست سے عمل کیا جائے گا

لنڈن ۲۴ اپریل۔ چین کے صوبہ ہونان میں سخت قحط پڑا ہوا ہے۔ وہاں کے لوگوں نے ابھی سے درختوں کے پتے کھانے شروع کر دیئے ہیں

لکھنؤ ۲۳ اپریل۔ اس امر کا بہت زیادہ امکان ہے کہ سر جارج تھامس جو حال ہی میں الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جج سے ریٹائر ہوئے جنگی مجرموں کے خلاف مقدمات کی سماعت کرنے والی بین الاقوامی عدالت کے جج مقرر کئے جائیں گے۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ برلن کے روسی رقبہ میں جرمن باشندوں نے حال ہی میں تمام جرمنی کے سوشلسٹوں کو علیحدہ کرنے کے لئے ایک پارٹی بنائی تھی۔ اس پارٹی کی ایگزیکٹو کے لئے برطانوی رقبہ سے سولہ ڈیلیگیٹ منتخب کئے گئے تھے۔ آج ان تمام ممبروں کو برطانوی کنٹرول کمیشن کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فوراً پارٹی کی ایگزیکٹو سے مستعفی ہو جائیں۔ اور اپنا استعفیٰ اخبارات میں شائع کر دیں۔

الہ آباد ۲۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی کی کانگرسی وزارت سزائے پھانسی کو منسوخ کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ وزیر انصاف ڈاکٹر کاٹجو نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ عام قاعدے کے طور پر پھانسی کی سزا کو اڑا دینا جائز ہے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ میں اسے نان پارٹی سوال بنانا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں اس کا فیصلہ خود پبلک کو کرنا چاہئے۔

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو ہوائی جہاز کے ذریعہ نواب بھوپال کے ہمراہ دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ مسٹر ہربرٹ ہوور بدھ کے روز گاندھی جی سے ملاقات کے لئے ہریجن بستی میں جائیں گے۔ مشترکہ فوڈ بورڈ نے ہندوستان کو ۱۴ لاکھ ٹن گندم دینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اس میں ابھی تک ایک دانہ ہندوستان نہیں پہنچا۔

لنڈن ۲۳ اپریل۔ مشہور موجد مسٹر گلیسٹر چاند تک پہنچنے کے لئے ایک راکٹ تیار کر رہے ہیں۔